THE

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the August 06, 2024
(341st Session)
Volume VII, No. 02
(Nos.01-03)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VII	SP.VII (02)/2024
No.02	5

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and answers 2
3. Leave of Absences 34
4. Motion under Rule 263 moved by Senator Muhammad Tallal Badar for dispensation of Rules 35
    - Senator Syed Shibli Faraz 35
5. Consideration and passage of The Elections (Second Amendment) Bill, 2024 49
    - Senator Farooq Hamid Naek 50
    - Senator Syed Shibli Faraz 51
    - Senator Syed Ali Zafar 52

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, the August 06, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at eleven minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا
تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ
لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ
بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ
﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۳تا۱۵۷)

Mr. Chairman: Question Hour.

Questions and answers

Mr. Chairman: Question No. 11, Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

(Def.) Question No. 11 Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state:

(a) the names of water-intensive crops being cultivated in the country at present indicating also the percentage of water supply to each of these crops out of the total water supply; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace these water-intensive crops with those which consume less water, if so, the details thereof?

Rana Tanveer Hussain: (a) The detail of water-intensive crops which are being cultivated in the country at present alongwith their percentage of water supply each of these crops is as under:

Major crops	Million Hectares	(%age) of total irrigated area	Billion Cubic Meter (BCM)	(%age) of total irrigation withdrawal
Wheat	7.78	41.54	31.36	27.49
Rice	2.72	14.52	29.71	26.04
Sugarcane	1.22	6.51	25.39	22.25
Cotton	2.49	13.29	27.63	24.22
	14.21	75.87	114.09	100

Total irrigated area = 18.73

Total surface & groundwater Withdrawal

= 114.09

(b) The agriculture sector in Pakistan is actively engaged in various projects aimed at enhancing water

conservation and efficiency in water usage. The "National Water Policy 2018" and "National Climate Change Policy 2021" advocate for the promotion of less water-intensive varieties of major crops as part of efforts to conserve water. However, these initiatives and policy documents do not address the potential strategy of transitioning from water-intensive crops to those requiring less water.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! چلیں سوال کے بہانے مجھے بولنے کا موقع ملا کیونکہ ویسے تو اس فلور پر ہم ناچیز سینیٹر کو کہاں بولنے کا موقع ملتا ہے۔ شکر اس رب کا جس نے میرا سوال لایا اور سوال پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب چیئرمین! انہوں نے جو جواب دیا ہے۔ اس میں میرا سوال یہ ہے اور اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ sugarcane کا Crop 1.22 Million Hectares ایریا پر لگتا ہے اور یہ 25.39 Billion Cubic Meter پانی استعمال کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں Cotton اس سے ڈبل ایریا پر لگی ہوئی ہے اور وہ اس سے آدھا پانی استعمال کرتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا چند سال پہلے کوئی ایسا rule تھا کہ قصور سے لے کر بہاولنگر تک sugarcane کا crop نہیں لگے گا۔ آیا کوئی ایسی change آئی۔ ہم نے سنا ہے کہ allegedly ہمارے Honourable Prime Minister نے اس کو change کیا ہے کیونکہ اس علاقے میں ان کے شوگر ملز ہیں کیونکہ Sugarcane کی وجہ سے پاکستان already ایک water starved nation ہے۔ آگے prediction ہے کہ sub-continent میں water wars ہوں گی کیونکہ ہندوستان نے جس طرح انڈس واٹر معاہدے کے تحت راوی اور۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ question پوچھ لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: Question یہی ہے کہ کیا وہ change ہوا ہے کیونکہ پہلے ایک ایسا قاعدہ تھا کہ قصور سے لے کر بہاولپور تک کوئی sugarcane کی نہ انڈسٹری لگے گی اور نہ crop لگے گی بلکہ Cotton ہی لگے گی یا باقی less water using crops لگیں گے۔ منسٹر صاحب اس کے حوالے سے اگر کچھ بتادیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

رانا تنویر حسین (وزیر برائے نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے میں کہتا ہوں کہ آپ چالیس سال سے parliamentarian ہیں۔ آپ مختلف وزارتوں کے وزیر کے علاوہ سپیکر بھی رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ضمنی سوال بڑا specific and short ہوتا ہے۔ کسی سوال پر تقریر کبھی نہیں بنتی۔ اس کے پیچھے spirit یہ ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ ممبران کے questions entertain کیے جائیں اور ان کے جوابات آ جائیں۔ Specific question ہو اور اس کا answer بھی specific ہو۔ اسی سے بات بنتی ہے۔ اس طرح تقریروں سے تو نہیں بنتی۔ میں نے یہ over a period دیکھا ہے۔ یہ صرف معزز سینیٹر کا نہیں بلکہ کئی ممبران اسی طرح پوچھتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ counseling بھی ضروری ہے۔ میں جواب دوں گا۔ جس طرح ایک چارٹ ہم نے ان کو دیا ہے ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک قسم کے water-intensive crops ہیں۔ انہوں نے جو Sugar and Cotton کی بات کی ہے تو وہ تو آپ کا area ہے۔ بہت سارے measures لیے جا رہے ہیں کہ ہم کم سے کم پانی استعمال کریں۔ جس طرح Rice ہے۔ ہم اس کو زیادہ کاشت کرتے ہیں۔ بہت زیادہ پانی دیتے ہیں۔ ریسرچ بھی ہو رہی ہے کہ اس طرح نہ ہو۔ میں نے تو demonstration بھی لی ہے کہ وہاں پر وہ تھوڑے سے چینلز بنا کر اس میں پانی ڈالتے ہیں اور تمام paddy کو مل جاتی ہے۔ اس طرح گنے کا بھی مسئلہ ہے۔ اس پر zoning کی بات بھی ہوتی رہی ہے کہ zoning مقرر کی جائیں کہ کاٹن کے یہ zone ہے اور گنے کے لیے یہ zone ہے اور Rice کے لیے یہ zone ہے۔ دنیا کے بہت سارے ممالک ہیں جہاں پر مختلف crops کی zoning موجود ہے۔ یہ ایک اچھی suggestion ہے کہ گنے کو کم سے کم لگنا چاہیے جتنی ہماری ضرورت ہے۔ اس وقت جو ہماری فیکٹریاں لگی ہیں ان کی production کافی ہے اور ہماری consumption کم ہے بلکہ surplus ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر! آپ تشریف رکھیں، اگر مطمئن نہ ہوں تو دوسرا سوال کر سکتی ہیں۔

رانا تنویر حسین: جواب گول مول نہیں ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ water intensive crop کو substitute کر رہے ہیں یا اس کے لیے کوئی measures لیے جا رہے ہیں۔ آپ SROs کی بات کر رہی ہیں، میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور نہ ایسی کوئی انڈسٹری لگی ہے۔ اگر کسی کو malign کرنا ہے تو کریں لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ اس وجہ سے یا پھر کسی خاص مقصد کے لیے SRO کو withdraw کیا گیا ہے۔ اگر ان کے علم میں ہے تو فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے لیے fresh question لے آئیں، وہ بتا دیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میرے خیال میں معزز رکن کا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس ملک میں پہلے sugarcane کی zoning ہوا کرتی تھی اور یہ cash crop کی بات کر رہی ہیں جو کہ کاٹن ہے جس سے آپ کی نہ صرف ملکی ضرورت پوری ہوتی ہے بلکہ اس سے آپ foreign exchange earn کرتے ہیں یعنی آپ کی cotton bails آپ کے لیے foreign exchange earn کرتی ہیں۔ پہلے sugar mills کے لیے zoning ہوا کرتی تھی تاکہ وہ constrained رہیں جبکہ اب open policy ہو گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ سچ ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: سچ ہے یا نہیں ہے؟

رانا تنویر حسین: چیئرمین صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہاں کبھی بھی notified zoning نہیں ہوئی۔ ایک culture تھا کہ گنا وہاں خیبر پختونخوا میں لگنا ہے، فلاں جگہ کاٹن لگنی ہے، چاول کے لیے ہمارا علاقہ ہے، وہاں چاول لگنا ہے لیکن over a period of time مختلف علاقوں میں مختلف crops چلی گئی ہیں۔ ایک culture change ہوا ہے لیکن ہماری تجویز یہی ہے کہ کسی طریقے سے zoning ہو جائے تاکہ یہ جو کاٹن کی بات کر رہے ہیں، کاٹن کا under cultivation area اسی طرح intact رہے، اس میں کوئی کمی نہ آئے۔ اسی طرح دوسری فصلوں کے لیے zoning ہونی چاہیے کیونکہ کچھ خاص علاقے، مخصوص crops کے لیے suitable ہیں۔ میں اان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ zoning ہونی چاہیے لیکن کبھی بھی declared and notified zoning نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: آپ نے سوال کرنا ہے تو کھڑے ہو کر کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! پنجاب میں 6 دسمبر، 2006 کو already یہ notification ہوا تھا کہ جنوبی پنجاب میں sugarcane کی کاشت نہیں ہوگی یا پھر sugarcane industry قائم نہیں کر سکتے کیونکہ یہ already water scarce area ہے۔ اس لیے آپ وہاں پر یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کی بنیاد پر اس کو بار بار extension ملی ہے، لوگوں نے اس کے باوجود بھی وہاں پر انڈسٹریز لگائی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس کے بعد انڈسٹریز لگائی ہیں، کیوں لگائی ہیں اور اگر لگائی ہیں تو ان کے خلاف کیا action ہو رہا ہے؟
What is happening? Unfortunately, Minister *sahib* is not aware of the proper answer.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ Cotton growing areas میں شوگر انڈسٹری کیوں لگی ہے؟

رانا تنویر حسین: میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ sugarcane کے متعلق ایسا کوئی notification نہیں ہے۔ یہ جو کچھ شوگر ملز کے متعلق بات کر رہے ہیں، مجھے اس کا علم نہیں ہے، میں اس کا پتا کر لوں گا۔

Mr. Chairman: Fresh notice is required.

رانا تنویر حسین: بالکل، fresh notice کی ضرورت ہے لیکن میں ان کو بتاؤں، شاید انہوں نے سنا نہیں، میں نے کہا کہ sugarcane کے حوالے سے ایسا کوئی notification نہیں ہے۔ شوگر ملز کے متعلق میں نے سنا تھا لیکن چونکہ انہوں نے یہ بات کی ہے، میں اس کا پتا کر لوں گا، اگر یہ درست ہے تو آپ کو اس کی وجہ بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ، سوال نمبر 16۔ Answer is taken as read.

*(Def.) Question No. 16 Senator Zeeshan Khanzada: Will the Minister for Maritime Affairs be pleased to state:-

(a) the steps being taken by the Government to promote and facilitate trade through the country's seaports and shipping routes; and

(b) the details of ongoing projects aimed at modernizing and expanding maritime infrastructure, including port facilities and shipping terminals?

Mr. Qaiser Ahmed Sheikh (Minister for Maritime Affairs): (a) In order to promote and facilitate trade through Pakistan's seaports and shipping routes, the Government is implementing various measures and projects aimed at modernizing and expanding maritime infrastructure. In this regard. Port wise steps taken to promote and facilitate trade through the main seaports of the country is given here under:

1. <u>Port Qasim Authority</u>

PQA is also planning to undertake capital dredging at Port Qasim to enhance its navigational channels and berths. This project will enable larger vessels to call at the port, increasing its handling capacity and efficiency. The dredging project will also help to reduce congestion and waiting times for ships, making Port Qasim a more attractive option for international trade.

2. <u>Karachi Port Trust</u>

Karachi Port has taken various initiatives to facilitate trade through improving their infrastructure and services:

KPT made an agreement on 22nd June, 2023 with Abu Dhabi Ports Company PJSC on G2G basis to develop container terminal at Berths No.6 to 10. The terminal KGTL having area 288,044.384 sq. meters and 05 Berths with handling Capacity of about 0.450 million TEUs per annum.

In pursuance of this commercial agreement for outsourcing operation of Bulk General Cargo Terminal at KPT Berth Nos. 11 to 17C East Wharf, Karachi, the KGTML has also taken over the charge of the cargo operations.

The G2G agreement marks a significant milestone in promoting and facilitating trade through the Karachi Port Trust (KPT) and the newly established private terminals, KGTL and KGTML, which boast state-of-the-art facilities and equipment. This collaboration aims to substantially enhance the total cargo and container handling capacity of KPT, paving the way for improved trade through Pakistan's sea ports. This development will have far-reaching benefits for Pakistan, as it will not only complement the China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) but also cater to the growing demand from Central Asian states for in-transit and transshipment of their cargoes through Pakistan's sea routes.

Furthermore, to address major issues affecting international shipping lines, such as container demurrage, detention, and insurance guarantee charges; particularly for in-transit containers, the Karachi Port Trust (KPT) has established an On-Dock terminal facility. This facility serves as a facilitator for port users, including in-transit consignees with bonded premises at east and west wharves. The KPT has designated areas at both wharves, equipped with state-of-the-art facilities for cross-stuffing of in-transit containers, to streamline operations and enhance efficiency.

The Karachi Port Trust (KPT) has also made available a comprehensive infrastructure for the ferry service, including a dedicated ferry terminal, proper

berthing facilities, open areas, designated gates, car parking, and robust security arrangements within the bonded premises. The KPT has invested millions of rupees in this infrastructure, which is fully equipped with standard requirements and necessary safety and security measures. The designated ferry terminal is now in the advanced stages of operationalization, ready to commence services.

3. **Gwadar Port Authority**

With the assistance of Federal Government, Gwadar Port offers various incentives and facilities to local & foreign traders, which include:

i. Short approach channel of 4.7 KM
ii. Competitive handling charges
iii. No waiting time/ NO demurrage charges
iv. Assurance of Security and Safety of Cargo
v. Speedy custom clearance
vi. Free Storage up to 3 months by pre-arrangement.
vii. Land Transport Connectivity

Federal Government has also arranged various incentives and facilities to local & foreign investors in Gwadar Free Zone including:

i. 23 year complete tax holiday from all Federal, Provincial and local taxes;
ii. Upto 99 Years lease for sub-lessee/ investors;
iii. 100% exemption from import duties and sales tax been on material machinery and equipment;
iv. One Window Facility Service;
v. 100% foreign ownership for foreign investors;

vi. Ready to use offices, light industrial units, warehouses;
vii. Required infrastructure and security arrangement;
viii. Fast track startup and licensing procedure.

(b) A number of’ projects have been initiated or are in the pipeline for expanding and modernizing maritime infrastructure, including port facilities and shipping terminals. These projects aim to enhance the efficiency and capacity of our ports, facilitating increased trade and economic growth. Port-wise details of these projects are as follows.

1. <u>Port Oasis Authority</u>

Port Qasim is vigorously pursuing implementation of the Port Community System (PCS) in collaboration with Pakistan Customs. The initiative is part of Pakistan Single Window (PSW), which will bring innovation into sea trade operations by enabling secure and intelligent operational data exchange with all stakeholders. The same will reduce the cost of business and processing of all formalities in swift manner.

2. <u>Karachi Port Trust</u>

Karachi Port Trust (KPT) is undertaking various projects to modernize and expand its maritime infrastructure. One such project is the reconstruction of the Boat Basin Jetty, which is being implemented in phases. Phase 1 has been completed and is now in use, while Phase 2 is currently under construction, with an expected completion date of December 2024.

Another significant project is the construction of a road connectivity bridge from East to West Wharf, aimed

at facilitating direct exit of freight traffic from both operational areas and by-passing traffic congestion points such as Jinnah Bridge and the ICI Intersection.

KPT has also outsourced the operations of its Container Terminal and General Cargo Terminal to Abu Dhabi Ports Company under a Government to Government (G2G) transaction. This collaboration has enabled KPT to access various marine, vessels and equipment, including dredgers, hopper barges, shipping tugs, floating cranes, and other ancillary craft.

To further enhance its operational capacity, KPT is procuring new marine vessels and equipment to replace its written-off and vintage craft. These include four self-propelled split-type hopper barges, a trailer suction hopper dredger, a floating crane with a capacity of 150-200-300 tons, two self-propelled water barges with a capacity of 200 tons each, a grab dredger, four mooring boats, and a snorkel with a height of 120 feet.

In line with the Government's directives, KPT is also solarizing its port facilities, with approximately IMW solar power projects at various stages of implementation. These initiatives will significantly enhance the efficiency and capacity of KPT, reduce congestion, and facilitate trade growth.

3. <u>Gwadar Port Authority (GPA)</u>

Gwadar Port Authority (GPA) is making timely progress on several development projects under the Public Sector Development Programme (PSDP). These projects aim to enhance the port's infrastructure and facilities, ensuring efficient operations and sustainable growth.

A Sewerage Treatment Plant is under construction at GPA Housing Complex, with a total cost of Rs. 117.79 million. This project will provide a modern and eco-friendly solution for wastewater management, supporting the well-being of port employees and the local community.

Another critical project is the maintenance dredging initiative, which has been allocated Rs. 4669.76 million. This project will ensure the port's navigational channels and-berths remain operational and safe. allowing for smoot cargo handling and vessel movement.

The Parametric Security System project, valued at Rs. 252.35 million, will bolster the port's security infrastructure, providing an advanced and robust system to safeguard the facility, cargo, and personnel.

Two separate projects focus on enhancing water supply lines for the North Free Zone. The first project, worth Rs. 140.558 million, will connect the 1.2 MGD desalination plant to the north free zone of GPA, while the second project, valued at Rs. 131.70 million, will link the airport water works to the north free zone. These initiatives will ensure a reliable and efficient water supply, supporting the growth of industrial and commercial activities in the area.

The above PSDP projects are near to its completion and demonstrate GPA's commitment to developing a world class port facility, supporting Pakistan's economic growth and regional trade connectivity.

4. <u>Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA)</u>

The Korangi Fisheries Development Authority is embarking on an ambitious journey to modernize its

infrastructure, with two significant projects aimed at enhancing its facilities and promoting the country's fish exports.

The first project, financed through the Counter Value Fund (CVF) with the assistance of the Japanese government, focuses on establishing export-oriented fisheries facilities and infrastructure at the Korangi Fisheries Harbour Authority (KoFHA). This project comprises four key components:

a. Upgrading the Auction Hall to meet EU standards, ensuring compliance with international requirements.
b. Establishing and upgrading the Jetty and related infrastructure, enhancing the port's operational efficiency.
c. Constructing a floating pier for offloading export catch, streamlining the export process.
d. Building a security boundary wall along, the periphery of the operational and fish export units complex, ensuring a secure environment for operations.

These initiatives aim to modernize and expand KoFHA's maritime infrastructure, boosting the country's fish exports and contributing to the national economy.

The second project involves the establishment of a Business Park on 25 acres of land, which will be financed through a public private partnership (PPP) mode with the assistance of the Public Private Partnership Authority (P3A). This project will create a hub for businesses and industries related to the fisheries sector, fostering growth and development.

جناب چیئرمین: سوال نمبر17، سینیٹر فلک ناز صاحبہ۔

Answer is taken as read.

*(Def.) Question No. 17 Senator Falak Naz: Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state the quantity of wheat imported in the country during the last two years with year wise break up indicating also the price of imported wheat and the stock available in the country at the time of import?

Rana Tanveer Hussain: During last two years the country has imported 2.60 and 3.587 MMT, respectively. In 2022-23, the Trading Corporation of Pakistan imported 2.60 MMT of wheat for PASSCO to maintain strategic reserve at the average cost of US$ 356/MT (CNF). The carry forward stock was reported at 1.84 MMT. In 2023-24 public as well as private sector were allowed to import wheat. The private sector imported 3.587 MMT at the average cost of US$ 280/MT (CNF). Carry forward stocks as reported by the Provincial Food Departments was reported at 1.63 MMT in the country.

جناب چیئرمین: سوال نمبر1، سینیٹر کامران مرتضیٰ۔

*Question No. 1 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for National Health Services Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a number of Medical reimbursement bills of Government employees have been pending for verification in PIMS, Islamabad for the last more than a month, if so, the reasons thereof;

(b) whether any action has been taken against those responsible for delay in verification of those bills, if so, the details thereof; and

(c) the steps being taken by the Government to verify the medical reimbursement bill in shortest possible time?

Minister for National Health Services Regulations and Coordination: (a) No medical reimbursement bill of government employees are pending in PIMS for verification.

(b) It is stated that no delay at PIMS part in verification of medical reimbursement bill, while delay only happens when the medical reimbursement bills are not submitted as per in-vogue rules / policy of medical reimbursement and same deficient bills are returned back to the concerned. Furthermore, as per guidelines and policy, medical bill can only be verified by the Authorized Medical Attendant, PIMS if patient referred by PIMS's Consultant on the grounds of unavailability of required medical facility or on the basis of justified reasons of emergency treatment endorsed by relevant Physician/ Surgeon.

(c) Procedure for verification of Medical Reimbursement bills in PIMS is as under:

- Medical reimbursement bill duly signed by treating doctor (Consultant) of concerned department submits to Pharmacy Department, PIMS for scrutiny/ verification then countersigned by Authorized Medical Attendant, PIMS. Two week tentative time is reserved to complete verification process of medical reimbursement bills.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! میں نے سوال یہ کیا تھا کہ یہ جو reimbursement کے معاملات ہوتے ہیں، اس کے لیے کوئی time period fixed ہے یا نہیں اور کیا اس میں کوئی معاملات رہ جاتے ہیں۔ جناب! اگر کسی کا بھی کوئی claim, rightly یا wrongly آتا ہے تو اس کے لیے time fix ہونا چاہیے اور اس کے لیے کوئی mechanism ہونا چاہیے۔ Even اس کو accept کرنا یا اس کو reject کرنا ہے تو اس کے لیے کوئی mechanism ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے اگر کوئی تاخیر ہوئی ہے یا نہیں مگر اس کے لیے کوئی time fix ہونا چاہیے اور اس حوالے سے کوئی mechanism بننا چاہیے۔

Mr. Chairman: Minister In-charge Health.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جواب میں بھی جیسے لکھا ہے، PIMS کے بارے میں پوچھا گیا تھا، وہاں پر کوئی ایسا pending matter نہیں ہے۔ جوں جوں معاملات آتے ہیں، اس میں سارا mechanism بتادیا گیا ہے کہ جب انہیں وہ facility available نہیں ہوتی تو اس کے لیے reimbursement policy ہے۔ جیسے جیسے cases آتے ہیں، ظاہر ہے file کو complete ہونا چاہیے، اس کی کچھ requirements ہیں جن کا ذکر جواب میں بھی دے دیا گیا ہے۔ اگر requirements پوری ہیں تو اس صورت میں وہ case clear کر دیا جاتا ہے۔

As per record, there is no pending claim in the PIMS.

دوسری بات انہوں نے پوچھی کہ آیا اس حوالے سے delay کا action لیا گیا۔ چونکہ جواب نفی میں ہے تو delay کا سوال پیدا نہیں ہوا۔ ابھی تک جو bills آئے، جو incomplete files ہیں، ان کے بارے میں لوگوں کو inform کر دیا گیا۔

تیسری بات انہوں نے پوچھی کہ what are the steps to verify the medical reimbursement bills in the shortest possible time. وقت نہیں دیا گیا، یہ آپ نے ایک اچھا نکتہ اٹھایا ہے۔ آج جب سیکرٹری صاحب مجھے بریفنگ دے رہے تھے تو میں نے ان کے ساتھ take up کیا کہ آپ اس کے متعلق ضرور ایک مرتبہ سوچیں کہ کوئی timeframe بھی دینا چاہیے۔ ان کے کہنے کے مطابق یہ as such delays

نہیں آتے اور جو pending matters ہیں، وہ ساتھ ساتھ process ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے وہاں پر کوئی matter pending نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Any other question? Yes, please.

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وفاقی حکومت کے پاس پیسے بھی نہیں ہوتے تو ہم at source اس reimbursement کے system کے حوالے سے دنیا کے ساتھ کیوں نہیں چلتے یعنی سینیٹرز اور اراکین قومی اسمبلی کے لیے انشورنس کیوں نہیں introduce کرواتے۔ We must introduce insurance because یہ اتنے اربوں روپے کے بل ہوتے ہیں اور یہ جس طرح سے claim کیے جاتے ہیں، میں اپنے حوالے سے کہہ رہی ہوں کہ ہمیں اب اپنے ملک کے خرچے کم کرنے چاہییں۔ آپ انشورنس کیوں نہیں introduce کرتے؟ There should be medical insurance for Senators, MNAs and Ministers. حکومت اس حوالے سے insurance introduce کروائے۔ کن dark ages میں رہ رہے ہیں؟ کیوں پتھر کی دنیا سے باہر نہیں نکلتے؟

Mr. Chairman: Minister In-charge.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: انہوں نے سینیٹ اور قومی اسمبلی سے متعلق فرمایا، سینیٹ کا مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں Senate employees کی بات نہیں کرسکتا لیکن سینیٹ کے جو total claims ہیں، جو سینیٹرز کے ہیں، ان کو اگر آپ employees کے ساتھ ملا کر gauge کریں تو شاید وہ دس سے پندرہ فیصد بھی نہیں ہیں۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب ابھی ایوان میں آئے تھے، پچھلے tenure میں ایک کمیٹی constitute کی گئی جس کو وہ convene کرتے تھے۔ He was head of the Committee. ہم نے انشورنس کے لیے ایک پورا mechanism مرتب کرنے کے لیے مختلف meetings کیں اور اس کا ایک broader framework بنایا تھا۔ I am sure کہ اگر وہ موجود ہوتے تو زیادہ بہتری کے ساتھ اسے explain کر دیتے۔ یہ تجاویز under consideration ہیں اور ان کو ہم عملی جامہ بھی پہنانا چاہتے ہیں کہ جو آپ کی medical reimbursement ہے، جو کہ حکومتی ملازمین کا right ہے اور parliamentarians کو بھی کسی حد تک اس کی اجازت ملتی

ہے، اس میں آپ بجائے اس سے کہ individual cases میں ساری amount دے دیں، آپ insurance companies کے ساتھ اگر deal کرتے ہیں اور وہ amount انہیں transfer ہو جاتی ہے تو it is another easier way of getting. اس میں شاید اخراجات میں بھی مزید اضافہ نہ ہو۔ محسن صاحب آگئے ہیں۔ چیئرمین صاحب! اب آپ نے باگ ڈور سنبھالی ہے، آپ اگر دوبارہ direct کریں گے تو اس کی پرانی reports بھی آپ کے ساتھ share کر لی جائیں گے اور آئندہ کا لائحہ عمل بھی۔ سینیٹر محسن صاحب اس کمیٹی کو convene کرتے تھے جو سینیٹرز اور ملازمین کے علاج معالجے کے حوالے سے انشورنس کے معاملات پر غور کر رہی تھی۔

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب! کہنے کو ہم legislators ہیں اور کہنے کو اس وقت آپ حکومت میں ہیں لیکن جہاں تک آپ کی دسترس ہے، آپ وہاں تک وفاقی حکومت میں وفاقی ملازمین کے لیے انشورنس کیوں نہیں introduce کرتے؟

جناب چیئرمین: وہ consider کر رہے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہم حکومت ہیں، ہم کہنے کو حکومت نہیں ہیں، اللہ کی مہربانی سے ہم حکومت ہیں اور وہ ساری ذمہ داریاں جو حکومت کی ہوتی ہیں، اچھی یا بری، وہ پوری کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ! آخری سوال کیونکہ تین سوال میں لے چکا ہوں۔

سینیٹر خالدہ اطیب: جناب چیئرمین! میں reimbursement کے حوالے سے ہی بات کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ چیز میرے ساتھ بھی ہوئی اور اس وجہ سے میں اسے ابھی اس فورم پر discuss کروں گی۔ اس چیز کے لئے emergency certificates کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ Emergency پہلی مرتبہ ہوتی ہے اور علاج کے لئے کوئی وہاں ایک مرتبہ جاتا ہے لیکن اگر ہر بل کے ساتھ یہ کہا جائے کہ آپ اس کے ساتھ emergency certificate لگائیں اور اسے کراچی کے جناح اسپتال کے medical superintendent سے attest کروا کے لائیں۔ تین، چار مرتبہ میرے بل اسلام آباد سے کراچی گئے اور پھر کراچی سے اسلام آباد آئے۔ اس

پورے process کو ہمیں آسان بنانا چاہیے۔ میرے خیال میں اگر پہلی بار میں emergency certificate لگا تو اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister In-charge for Health.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں ان کے concerns پہنچا دوں گا۔ میرے خیال میں emergency situations میں legal procedures جتنے کم کیا جا سکیں، اتنا ہی بہتر ہے۔ I will take it up with the concerned department.

Mr. Chairman: Thank you. Next Question, Senator Rana Mahmood-ul-Hassan.

Senator Rana Mahmood-ul-Hassan: Thank you, Mr. Chairman! question No. 2.

*Question No. 2 Senator Rana Mahmood Ul Hassan: Will the Minister for Inter Provincial Coordination be pleased to state whether it is a fact that the Gun and Country Club, Islamabad classifies Senators/MNAs as private individuals and charges them higher fee for membership as against the Government employee in grade 17 and above who are charged much lower fee, if so, the details of fee being charged from the Members of Parliament and the Government employees, indicating also the steps being taken by the Government in this regard?

Minister for Inter Provincial Coordination: It is submitted that the matters pertaining to the membership of Gun and Country Club, Islamabad (GCC) are governed under the Gun and Country Club Membership Regulations, 2023 framed under section 15(2) of the GCC Act, 2023 with the approval of the Management Committee of the GCC constituted under Section 7 of the Act ibid.

There are various categories of membership as specified in regulation 4 read with regulations 5-14 of the Regulations ibid. The Parliamentarians as a distinct category are not catered for in the existing regulations. Therefore, they are classified under Private Membership.

As all the policy decisions are taken by the Management Committee of the Club. This Ministry is advising the Management Committee to consider the case of inclusion of Parliamentarians as a separate category under its regulations.

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

Senator Rana Mahmood-ul-Hassan: No, sir there is no supplementary question.

جناب چیئرمین: سینیٹر جام سیف اللہ خان! آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر جام سیف اللہ خان: سینیٹر صاحب نے جو سوال کیا ہے اور حکومت نے جو جواب دیا ہے، وہ Gun and Country Club میں parliamentarians, Senators and MNAs کی membership کے حوالے سے ہے۔ باقی clubs like Islamabad Club میں parliamentarians ,Senators and MNAs کو Government Servant ہی تصور کیا جاتا ہے۔ ان کی اور عام لوگوں کی فیس کے لئے الگ، الگ categories بھی ہیں۔ منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ وہ ان کی management committee کو یہ recommend کریں گے کہ وہ Senators and MNAs کو ایک الگ category میں consider کریں۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ بجائے recommend کرنے کے، آپ انہیں bound کریں۔ اگر دوسرے clubs میں یہ facility ہے تو اس میں بھی ہونی چاہیے۔ ہم یہ سنتے آئے ہیں کہ Senators and MNAs, Government Servants at Grade 22 کے برابر ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کم از کم یہ facilities ملنی چاہیے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister In-charge.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! آج بھی میں نے یہ بات take up کی۔ آج 6اگست ہے اور تین روز بعد 9اگست کو ان کی meeting ہے۔ Gun and Country Club, under the act ایک statutory body ہے۔ اس کی categorization, Management Committee کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بات صحیح ہے۔ میں اسلام آباد کی مثال دوں گا جیسے اسلام آباد کلب ہے اور اس کے علاوہ بھی clubs ہیں، وہ Government Servants category میں ہی parliamentarians کو تصور کرتے ہیں اور ان کی fee slabs بھی ایسی ہی ہوتی ہیں۔ 9اگست کو meeting ہے اور positive decision آئے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Next Question, Senator Kamran Murtaza.

Senator Kamran Murtaza: Thank you, Mr. Chairman! question No. 3.

*Question No. 3 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for National Health Services, Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the names, educational qualifications and designations of the persons who have been appointed and absorbed/ inducted in the Pakistan Nursing Council during the tenure of the incumbent President of the Council;

(b) whether the criteria and procedure laid down for appointment against those posts including advertisement of the vacancies was fulfilled for the said appointments, if so, the details thereof and if not, the reasons thereof; and

(c) the name of authority which approved/made those appointments in each case?

Minister for National Health Services Regulations and Coordination: (a) During the tenure of the incumbent President of the Pakistan Nursing and Midwifery Council, none of the employee has been appointed. However, Ms. Yasmin Azad, Charge Nurse (BS-17) of FGPC already working in PN&MC on deputation basis has been permanently absorbed in PN&MC against the vacant post of Assistant Registrar/renamed as Assistant Director (BS-17). Her qualification is as under: -

(i). Ph.D scholar from Health Services Academy, Islamabad,

(ii). MSN/M.Phil from Shifa Tameer-e-Millat University, Islamabad.

(iii). Two Years Post RN BSN from Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Medical University (SZABMU) PIMS, Islamabad,

(iv). One year Post Basic Diploma in Midwifery from Punjab Nursing Examination Board, Lahore,

(v). Three Years General Nursing Diploma from Punjab Nursing Examination Board, Lahore.

(b) No advertisement was required for absorption/ induction of the above-mentioned officer as she was already working in PN&MC as Assistant Registrar (BS-17) on deputation basis. On the request of PN&MC, NOC of M/o NHSR&C was granted (Annex-I). Thereafter, on the recommendations of the Departmental Selection Committee (DSC) (Annex-II) and with the approval of the

competent authority *i.e.* President of the Council, she was permanently absorbed in PN&MC in terms of PN&MC Employees Service Regulations, 2024 (Annex-III) and Rule 09 of Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1973 (Annex-IV).

(c) As per PN&MC Employees Service Regulations,2024 the President is the appointing authority for the post of BPS-17 in PN&MC (Annex-III).

(Annexures have been placed in Library and on the Table of the Mover/Concerned Member)

Mr. Chairman: The answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! میرا سوال یہ تھا کہ:

(الف) کونسل کے موجودہ صدر کی مدت کار کے دوران پاکستان نرسنگ کونسل میں تعینات اور شامل ہونے والے افراد کے نام، تعلیمی قابلیت اور عہدے کیا ہیں؛

(ب) آیا مذکورہ تقرریوں کے لئے خالی آسامیوں کے اشتہار سمیت ان عہدوں پر تقرری کے لئے مقرر کردہ معیار اور طریقہ کار کو پورا کیا گیا تھا، اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؛ اور

(ج) اس اتھارٹی کا نام جس نے ان تمام تقرریوں کو منظوری دی یا تقرریاں کیں؟

میرے خیال میں اس کا جواب سینیٹر اعظم نذیر تارڑ ہی دیں گے اور ان کا legal background بھی ہے۔ میں محترمہ کا نام نہیں لوں گا کیونکہ وہ جواب دینے کے لئے موجود نہیں ہیں۔ محترمہ چارج نرس (بی ایس 17)، جو پہلے ہی ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر PN&MC میں کام کر رہی ہیں، کو اسسٹنٹ رجسٹرار/اسامی کا نام بدل کر اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بی ایس 17) کر دیا گیا کہ خالی عہدے پر مستقل طور پر PN&MC میں شامل کر دیا گیا ہے۔ میں نے تارڑ صاحب کا نام اس وجہ سے لیا کیونکہ ان کے علم میں سپریم کورٹ کی 2013 اور 2015 کی judgements ضرور ہوں گی۔ اس کے بعد جواب میں 7 نمبر پر یہ لکھا گیا ہے کہ مذکورہ افسر کو شامل کرنے کے لئے کسی اشتہار کی ضرورت نہیں تھی۔ کسی کو کہیں سے deputation پر لانا اور اس کے بعد انہیں بغیر

کسی اشتہار کے وہاں پر مستقل کرنا اور جب اس پر سپریم کورٹ کی judgements بھی موجود ہیں، اگر اتنی favouritism ہے اور ممکن ہے تارڑ صاحب نے یہ نہ کیا ہو تو پھر کسی غریب کے بچے کو کبھی کچھ نہیں ملے گا۔

Mr. Chairman: Yes, Minister In-charge.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! آپ نے دو، تین باتیں پوچھی ہیں۔ آپ نے یہ پوچھا ہے کہ کتنے لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے تو اتنے سالوں میں صرف ایک ہی تعیناتی ہوئی ہے۔ وہ nursing cadre سے تھیں اور وہاں خدمات انجام دے رہی تھیں۔ Luckily سینیٹر احد چیمہ، وفاقی وزیر برائے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہمارے درمیان موجود ہیں۔ میرے خیال میں اگر deputationist کی performance سے کوئی department satisfied ہو تو وہ request بھیج سکتی ہے اور اس کے بعد محکمے میں اس کی absorption ہو جاتی ہے اور شاید اس کے لئے کسی اشتہار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ Judgements میں guidelines دی گئی ہیں لیکن ظاہر ہے کہ وہ law کو supersede نہیں کر سکتی ہیں۔ جو legal position ہے، جو Civil Servants Act کی relevant provisions ہیں، ظاہر ہے judgements انہیں supersede نہیں کرتی لیکن ایک بہتر طریقہ کار ضرور provide کرتی ہیں۔ ان کی qualification کے متعلق بات کی گئی۔ She was working in Grade 17. She is a PHD scholar in nursing. ان کا Mphil بھی بڑے اچھے اور اعزازی نمبروں کے ساتھ ہے۔ ان کی nursing میں دو postgraduate diplomas بھی ہیں اور جو original degree ہے، وہ بھی celebrated اور اچھے نمبروں کے ساتھ ہے۔ میرے خیال میں ان کے career and in Council services کو دیکھتے ہوئے، ان کے department کی طرف سے ایک reason بھی دی ہوئی ہے جسے میں نے اس summary میں دیکھا کہ nursing cadre سے یہ ایک ہی افسر ہیں جو کونسل میں deputation پر کام کر رہی ہیں اور چونکہ یہ ایک Nursing Council ہے لہٰذا ان کے experience and degrees کی وجہ سے ہمیں بہت سہولت ہے۔ انہوں نے Mphil complete کر لی ہے اور PHD completion پر ہے۔ اگر دونوں محکموں نے باہمی

مشاورت سے قانون کو violate کئے بغیر انہیں Grade 17 میں تعینات کیا ہے تو میں ان candidate کی طرف سے سینیٹر کامران مرتضٰی سے معافی کا خواست گار ہوں گا۔

Mr. Chairman: Yes, Senator Mohammad Humayun Mohmand.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کے صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ صرف ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! میں سوال بھی پوچھ لوں گا لیکن یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ جب میں Chairman, Standing Committee on Health تھا تو یہ issue اٹھا تھا۔ اس دوران یہ ساری باتیں سامنے آئی تھیں۔ Standing Committee کی متفقہ recommendation تھی کہ انہیں repatriate کیا جائے۔ ایک، دو مہینے بعد پتہ چلا کہ انہیں دوبارہ post کیا گیا ہے۔ آپ کی پارٹی کی سینیٹر روبینہ خالد کو ہم نے sub-Committee کا Convenor بنایا اور ان سے کہا کہ آپ اس مسئلے کو دیکھیں کیونکہ Nursing Council is the backbone of Pakistan’s health system اور پوری دنیا میں بھی ایسا ہے۔ ہمیں اس میں بہت زیادہ problems نظر آتی ہیں یہاں تک کہ around 13,000 nurses were awarded nursing degree without even attending a single day in any nursing college. There are hundreds of nursing colleges جو کسی hospital کے ساتھ affiliated نہیں ہیں۔ یہ سب ہم نے اس basis پر کیا تھا۔ اس sub-Committee کی پوری ایک رپورٹ ہے and this is totally against that report. یا ہم یہ کمیٹیاں ختم کریں یا دوسری کمیٹیاں چالو کریں کیونکہ شاید ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کمیٹی کی recommendation پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ ہم کسے پسند کرتے ہیں اور کسے آگے کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مہمند صاحب! آپ سوال تو کر سکتے ہیں لیکن speech نہیں کر سکتے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: میں آپ کو اس کا background بتا رہا تھا کیونکہ یہ ایک important matter ہے۔ جناب! ایک request ہے۔ اسے آپ دوبارہ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو I will take it up with the concerned Secretary. اس پر مزید تحقیق بھی کر لیتے ہیں۔ مہمند صاحب! آپ نے جو بھی کہا، بجا کہا۔ ظاہر ہے کہ under the law کسی نہ کسی کے rights accrue ہوتے ہیں۔ جب وہ rights accrue ہوتے ہیں تو take away کے لئے بھی کوئی reasons ہونی چاہیے۔ آپ نے اچھی reasons دے کر یہ کیا ہوگا۔ آج آپ نے جو باتیں کی ہیں میں یہ concerned سیکرٹری کو پہنچاتا ہوں، انہیں کہتا ہوں کہ اس معاملے کو باریکی کے ساتھ دیکھیں، آپ کا یہ سوال آگیا I get back to you اور جو mover تھے کامران مرتضیٰ صاحب I am sure اس کا کوئی حل نکل آئے گا۔

Mr.Chairman: Last question Senator Mohsin Aziz.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہاں ہمارے ملک میں unemployment بہت زیادہ ہے اور خاص طور پر skilled workers کی اور ہم جانتے ہیں کہ خلیج ممالک میں خاص طور پر اور بعض developed countries میں بھی اس وقت نرسوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور یہاں پر ہمارے جو quotas ہیں in the private sectors as well as in the government sectors جو تعداد ہے ان colleges کی جو ان کو training دیتے ہیں وہ بہت کم ہے۔ اگر ہم اس کو develop کرتے ہیں تو یہ کیوں نہیں ہو رہا کہ ہم اس کو develop کریں تاکہ یہ جو ہماری خواتین اور بچیاں ہیں یہ باہر ممالک جا کر زر مبادلہ کما سکیں اور ایک اچھی زندگی گزار سکیں۔

Mr. Chairman: Minister in-charge.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون): جناب! اس پہ پرائم منسٹر صاحب نے کمیٹی بھی constitute کر رکھی ہے کہ ہم skilled human resource کو باہر بھیجیں، جو

ہمارا زر مبادلہ ہے آپ سب کو معلوم ہے کہ ایک بہت بڑا chunks ہے ہمارا foreign
exchange کا، جو ہمارا human resource ہے وہی ہمیں بھیج رہا ہے جو میرے خیال میں
اس سال فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں کچھ 33 billion exceed کر گیا تھا جو remittance
ہیں in words اور اس کے لیے ہم نے بلکہ کچھ study کے حوالے سے آپ نے بات چھیڑی
ہے تو Philippine کا ماڈل ہے، اس پر بھی کام ہم نے شروع کیا، ابھی recently I was a
part of that meeting تو اس پہ ہم بڑی سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں، جناب! male
and female both nurses and old homes assistant جو ہیں ان کی
بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے اور اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔ I will keep this House
informed، جو کوئی major development ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے
آگے بڑھنا ہے تو ہمیں کوئی راستہ خالی نہیں چھوڑنا۔

Mr. Chairman: Senator Kamran Murtaza. Question No. 4.

*Question No. 4 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for National Health Services Regulations and Coordination be pleased to state:

(a) the names, designations and grades of the employees of the Federal Government Polyclinic Hospital, Islamabad who have been issued NOCs for appointment of deputation basis in other departments during the year 2024 indicating also the name of other departments in each case separately;

(b) the details of last promotions granted to those employees by that Hospital indicating also the details of employees who actualized their promotions; and

(c) whether it is a fact that the said NOCs were issued in contravention of the Supreme Court decision in 2013 regarding appointment on deputation basis, if so, the reasons thereof?

Minister for National Health Services Regulations and Coordination: (a) No NOC has been issued to any employees of FGPC for appointment on deputation basis in any other departments during the year 2024.

(b) No promotion was granted to the officers / officials who are on deputation in 2024.

(c) No NOC has been issued by FGPC.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! ذرا دونوں سوالوں کو دیکھیں، تو اس سے پہلے سوال جو تھا وہ بھی deputation کے حوالے سے ہے اور یہ بھی deputation پر ہے، یہاں انہوں نے کہا کہ کوئی deputation نہیں ہے۔ میرا اس میں اور کوئی سوال نہیں بنتا کیونکہ ان کا denial ہے۔ مگر صرف ایک چیز discrimination ایک کو deputation سے لا کر permanent کر دیا گیا، اس سے پہلے جو سوال تھا یہاں پہ انہوں نے کہا کہ نہیں ہے تو چونکہ denial ہے اس لیے no more question۔

جناب چیئرمین: اس پر کیا جواب ہو سکتا ہے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! ہم نے جواب دے دیا ہوا تھا۔

Mr. Chairman: Question No.06, Senator Fawzia Arshad, taken as read.

*Question No. 6 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Federal Education and Professional Training be pleased to state:

(a) whether it is a fact that no Government Educational Institutions has been established so far in the sub-sectors 1,2 and

4 of the sectors I-14, Islamabad, if so, the reason thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish Educational Institutions in the said sub-sectors, if so, when?

Dr. Khalid Maqbool Siddiqui: It is submitted that there is no public sector institution in sub sectors 1, 2 and 4 of Sector I-14, Islamabad. It is further added that the following institutions are functioning at Sector I-14 to cater the education need of the area.

i. IMSB (I-X) I-14/3, Ibd,
ii. IMSG (VI-X) 1-14/3, Ibd.
iii. IMSG (I-V) 1-14/3, Ibd.
iv. IMCG 1-14/3, Ibd.

(b) It is further added that CDA Islamabad has been requested dated 09-10-2023 & 12-06-2024 for allotment / demarcation of designated plots reserved for Public Sector Institutions in the Sector I-14. After the possession of reserved plots, PC-I will be initiated accordingly for placement before the relevant forum for approval.

Mr. Chairman: Senator Mohsin Aziz, Question No.10.

*Question No. 10 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the name of firm/contractor which constructed the Sukkar-Multan Motorway indicating also the date of completion and expenditure incurred of the same; and

(b) whether it is a fact that open drainage system has been constructed/ installed next to the high-speed lane on the said Motorway, if so, the reasons thereof indicating also practicability and feasibility of the same?

Mr. Abdul Aleem Khan: (a) Sukkur-Multan Motorway (M-5) has been constructed by M/s China State Construction Engineering Corporation Limited (CSCEC). The motorway was completed in November 2019. The total expenditure incurred is Rs. 293.752 Billion.

- The Motorway M-5 has been constructed on EPC Mode wherein the Contractor was responsible to design and construct the Motorway as per contractual stipulations, fit for the purpose.
- According to the Employer's requirement, the EPC Contractor provided the drainage system to drain out the surface water resulting from rainfall on Motorway.
- For this purpose, 2% transverse slope towards outer shoulder has been provided at normal sections and drainage chutes have been provided at outer shoulders to drain out rain water from Motorway.
- However, at super elevation areas where the transverse slope has to be provided towards inner shoulder, the rain water accumulates

along the new jersey barrier on the inner shoulder. In order to drain this water, an RCC Drain with perforated covers has been provided to collect the surface water for further disposal through pipes provided across the carriageway. Such drains have been found effective during heavy rainfall throughout the period after completion of motorway in November 2019.

Senator Mohsin Aziz: Question No.10.

Mr. Chairman: Taken as read.

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میرا اس پہ سوال یہ ہے کہ یہ اس زمانے میں یعنی 2016 یا 17 میں یہ 293 billion کا پراجیکٹ ہے جو کہ آج کے لحاظ سے کم از کم آپ سمجھ لیں تو 600 trillion کا پراجیکٹ ہوا۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ اس کی جو drainage ہے اس کی دونوں sides پر موٹروے کھلا رکھا گیا ہے، یعنی اس کے اوپر ایک gritting لگا دی گئی ہے اور gritting تو آپ کو پتا ہے کہ جس ملک میں مینڈیٹ چوری ہو جائے وہاں پر gritting چوری کرنا کون سا مشکل کام ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں محسن عزیز صاحب آپ relevant رہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میں عرض کر رہا ہوں میں relevant ہوں، وہاں پر میں contractor کی بات کر رہا ہوں کہ ہمارے ملک کو دیکھتے ہوئے، جس طریقے سے ہم لوگ یہاں کرتے ہیں، اپنے آپ کو کیا برا کہوں۔ وہاں سے ساری کی ساری gritting نکل گئی ہے۔ سب سے پہلے تو اسے design کیسے کیا گیا ہے۔۔۔

Mr. Chairman: What is your question now?

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میرا سوال بہت اہم ہے، جس میں لوگوں کی جانوں کا زیاں ہو رہا ہے۔ کہ یہ جو culverts اور جو gritting ہے وہ ساری نکل گئی ہیں۔ ایک تو یہ design کیسے کیا گیا، کیوں کر کیا گیا اور اس میں جو اموات ہوئی ہیں لوگوں کے جو ایکسیڈنٹ ہوئے ان کا کون ذمہ دار ہیں اور میرا

تیسرا سوال یہ ہے کہ جو لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں وہ کیسے اور کس وقت میل آمیل کی gritting چوری کرکے چلے جاتے ہیں۔ یہ میرے تین سوال ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! یہ واقعی بہت بڑا المیہ ہے اور یہ ہمارے جو معاشرتی پہلو ہیں ان کی طرف بھی اشارہ دیتی ہے۔ جناب! گورنمنٹ ظاہر ہے اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ property کا تحفظ کرے اور ہر وقت vigilant رہے لیکن دنیا کے کسی ملک میں یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ سینکڑوں کلومیٹر زپر محیط motorways کے ایک ایک کلومیٹر پر آپ بندہ کھڑا کریں اور وہ حفاظت کرے۔ بد قسمتی سے جو ملتان سکھر سیکشن ہے، وہاں جہاں پانی کے بہاؤ کے لیے drainage دینا ضروری تھی motorways میں وہ دی گئی اور وہ international standards کے عین مطابق ہے۔اس کے اوپر جو coverings تھی، میں آپ کو تصویریں پیش کرتا ہوں۔ یہ ساری تصاویر کے ساتھ انہوں نے جواب دیا ہے اور یہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر concrete slabs ہیں جس کے اندر لوہے کی باریک بارز ہیں تو وہاں سے ان کو چرانا شروع کیا گیا۔ جو لوگ سفر کرتے ہیں اگر کوئی بندہ ایسے علاقے میں ہے جہاں پر وہ کسی کی سائٹ یا نظر میں نہیں ہے، گاڑی کھڑی کرلے تو وہ چھ یا آٹھ slabs گاڑی میں رکھ لے تو، naturally اس کے بعد trace کرنے کوشش کی جاتی ہے۔ یہ واقعات ہوئے ہیں، ظاہر ہے اب نیا زمانہ ہے آپ کو چور سے زیادہ smart ہونا پڑتا ہے، government should always be smarter than the thieves تو اس کے back ground میں اسی لیے عرض کر رہا ہوں کہ اس کو چیلنج کیا گیا ہے، اب سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ آپ اگر اس کو مضحکہ خیزی میں ڈالنا چاہتے ہیں تو آپ ڈالیں لیکن اب سرکار نے ان slabs کا size چینج کیا ہے، آپ اگر سن لیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔۔۔

Mr. Chairman: Please order in the house .

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ آتے ہی پارٹی کے لیے ہیں، آپ کوئی سنجیدہ بات، خود ہی سوال کرتے ہیں اور پھر خود ہی جواب، سننے کی بھی تھوڑی سی ہمت رکھیں، تھوڑی decency رہنے دیں۔ کوئی design fault نہیں ہے۔ اب یہ design fault کہاں پر آیا کہ دنیا بھر میں اگر۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please no interruption and no cross talk.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میرے لیے آپ بڑے محترم ہیں محسن صاحب مجھے موقع دیں میں explain کر رہا ہوں دونوں motorways کے ایک side پر نکالا گیا تھا۔ جناب! مجھے یہ بتایا ہے کہ یہ علاقہ زیادہ ہے تقریباً سارا ملا کر کوئی 27 کلومیٹر کے قریب ہے، جہاں پر وقفے وقفے سے drainage دینا پڑی کیونکہ یہ پانی کے نکاس کے لیے سب سے زیادہ appropriate design تھا، وہ جب اٹھائی گئی ہیں تو فوراً ری ایکشن بھی کیا گیا اور اس کو تبدیل کیا گیا۔ جناب! جو زیادہ بھاری ہیں وہ lifter کے ساتھ لگتی ہیں اور اٹھتی ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے جو میں کہنا چاہ رہا تھا کہ یہ کون سے ممالک میں ہوتا ہے جہاں پر concrete slabs بھی اٹھا کے لے جاتے ہیں۔ نہ اس حکومت کا قصور ہے نہ اس اپوزیشن کا قصور ہے، یہ رویوں کا قصور ہے، آپ یہ بات سنیں اور اس حقیقت کو مانیں۔ حکومت پانچ پانچ سو میٹر کے اوپر surveillance centre نہیں بنا سکتی اور یہ ابھی میرے خیال میں خود اس بات کا ادراک ہونا چاہیے اور پوری قوم کو اس جہاد میں شامل ہونا ہے جو سفر کرتے ہیں وہ لوگ بھی report کریں اگر کوئی ایسا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے replace کرنا شروع کر دیا ہے، وہ کہتے ہیں ہمارے 90% کام کے orders جو ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ Meanwhile جہاں سے motorway open تھا، وہاں پر ان کا ایک permanent feature جو orange bars کا ہے وہ وہاں پر نصب کر دیا گیا ہے، جو دور سے reflect کرتی ہیں تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو۔ تو اس issue کو محکمہ address کر چکا ہے، جو اس کا remaining part ہے وہ address ہو رہا ہے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: دوست صاحب کو دیں, ٹھیک ہے, your suggestion is noted.

سینیٹر دوست محمد خان: بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین، میرے دوست مجھ سے ناراض ہوں گے لیکن میں نے حق کی بات کرنی ہے، last year میں کراچی سے آ رہا تھا، میں نے NHA کا FW کا motorway بھی دیکھا۔ میں نے جب سکھر سے ملتان تک سفر کیا جناب! قسم خدا کی میں نے ایسا خوبصورت motorway نہیں دیکھا، اتنا ہموار، اتنا زبردست میری حکومت

سے یہ گزارش ہو گی کہ خدا کے واسطے اسی company کو باقی motorwaysکاکام دے دیں ،شکریہ۔

[1]Mr. Chairman: The question hour is over, the remaining questions and their printed replies place on the table of House shall be taken as read. Please.

Leave of absencesپہلے ہوتی ہیں۔

<u>Leave of Absences</u>

Mr. Chairman: Senator Samina Mumtaz Zehri, has requested for the grant of leave from 5th to 9th August 2024 due to personal engagements, is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Faisal Saleem Rehman has requested for the grant of leave for the whole 341st Session, 2024 due to official visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Khalil Tahir has requested for the grant of leave from 8th August to 15th August 2024 due to official visit abroad. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Yes, please.

سینیٹر محمد طلال بدر: ایک بل ہے جو میں move کرنا چاہ رہا ہوں اور بڑا ضروری ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئرمین! یہ نہیں سن رہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کے بعد میں آپ کو وقت دے رہا ہوں۔ جی سینیٹر محمد طلال بدر۔

[1] *[The questions hour is over, the remaining questions and their printed replies are placed on the table of the House shall be treated as read.]*

<u>Motion under Rule 263 moved by Senator Muhammad Tallal Badar for dispensation of Rules</u>

Senator Muhammad Tallal Badar: Sir, I wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of the Rule 25, 30 and 120 of the said Rules, be dispensed with in order to consider a Private Member’s Bill transmitted by the National Assembly through supplementary Orders of the Day on a day other than the Private Members’ Day, notice of which has been received today.

Mr. Chairman: It has been moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirements of the Rule 25, 30 and 120 of the said Rules, be dispensed with in order to consider a Private Member’s Bill transmitted by the National Assembly through supplementary Orders of the Day on a day other than the Private Members’ Day, notice of which has been received today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried.

(Interruption)

Mr. Chairman: Leader of the Opposition you can speak for one minute.

(Interruption)

Mr. Chairman: Order in the House. Let me hear to Leader of the Opposition. Yes, Leader of the Opposition.

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین!

Before I start my comments, I would like to quote the

latest magazine of The Economist, which discussed in the opening یہ ان کے backdrop of elections in the Venezuela. comments ہیں۔

There comes a moment in a country's descent into dictatorship when a heavily armed regime tries to force millions of people to accept that black is white, bad is good and losers are the winners.

اس کی actual manifestation, Finance Minister *Sahib*! have patience you are new to the House.

Mr. Chairman: Address to the Chair.

(Interruption)

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں مجھے بولنے دیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please don't disturb. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر سید شبلی فراز: کسی بھی ملک میں جہاں پر democracy ہوتی ہے وہ democracy کیا ہوتی ہے؟ اس ملک کے عوام ایک پرچی کے ذریعے اپنا حق رائے دہی استعمال کرتے ہیں اور وہی عوام کی منشا ہوتی ہے جس کو انہوں نے elect کیا وہ elect ہو جاتا ہے لیکن یہاں پر ہمارے ہاں یہ جو ذمہ داری ہے جو آئین نے دی ہے وہ Election Commission of Pakistan ہے جو کہ ابھی Selection Commission of Pakistan کے نام سے جانا جاتا ہے، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ free and fair elections conduct کروائیں۔ اس elections میں جو کہ۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ کے expertise اور ہیں وہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ یہ Election Commission of Pakistan جس کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ 90 days میں election کروائیں جب کہ اسمبلیاں وقت سے پہلے توڑ دی جائیں۔

Constitution کو bypass کیا گیا اور 90 days میں election, Election Commission of Pakistan نہیں کروا سکا۔ انہوں نے کبھی بہانا کسی چیز کا بنایا تو کبھی کسی اور چیز کا بنایا۔ کبھی پیسے نہیں ہیں، کبھی security نہیں ہے، کبھی ہم نے کچے کے ڈاکوؤں پر operation کرنا ہے وہ لوگ اس میں مصروف ہیں تو اس لیے ہم الیکشن نہیں کروا سکتے لیکن آئین کو توڑا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد جو ROs and judiciary کا مسئلہ تھا، جس میں ROs کو، جو ہماری demand تھی جو general بھی تھا کہ judiciary کے لوگ elections کروائیں، اس کی جگہ انہوں نے اپنے ROs, civil servants کو لگا دیا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ پاکستان تحریک انصاف نے جو intra-party election کروایا اس کو Election Commission of Pakistan نے reject کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارا symbol چھین لیا۔ اس کے بعد Supreme Court گئے، Supreme Court میں ابھی فیصلہ آیا نہیں تھا، ایک دن پہلے اپنے documents جمع کرنے کے لیے candidates گئے تھے، ان کو 13th January کی شام کے وقت، رات کے وقت Supreme Court کے فیصلے سے پہلے circular جاری کر دیا گیا کہ کسی اور پارٹی کے نام پر ان کے documents نہ لیے جائیں۔ یہ جو کہتے ہیں reserved seats پر یہ ہو گیا وہ ہو گیا، بنیادی طور پر میں آپ کو بڑا quick run down دے رہا ہوں and I am very quickly and I am not going to speak more than ten minutes.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر سید شبلی فراز: انہوں نے کیا کیا؟ جب انہوں نے ہم سے انتخابات لے لیے اور ہمیں ridiculous قسم کے انتخابی نشانات دیے گئے، ان میں ایک جوتا تھا وہ بھی انہیں کے سر پڑا، چمٹا تھا اسی سے ان کے کان کھینچے گئے اور عوام نے ایسے طریقے سے باوجود اس کے کہ الیکشن والے دن internet and telephone کو suspend کیا گیا۔ میری ایک family tree ہے جس میں، میں voter ہوں اور میرا ووٹ ایک جگہ ہے تو میری بیوی کا ووٹ کسی اور جگہ پر پھینک دیا اور ہر طرح gerrymandering کی گئی۔ ایک Election Commission of

Pakistan جس کا کام free and fair election کرانا ہے وہ اس activity میں
مصروف تھا لیکن سلام ہے پاکستان کی عوام کو جنہوں نے باوجود تمام تکالیف کے اپنا حق رائے دہی
استعمال کیا اور پاکستان تحریک انصاف کے backed candidates کو elect کیا۔ اس کے بعد
جب الیکشن کے results media میں announce ہو رہے تھے اور اس میں PTI سے
حمایت یافتہ candidates بڑی lead سے جیت رہے تھے، suddenly suspend کر
دیا گیا اور وہ جو انہوں نے کہا تھا ہم آٹھ گھنٹوں میں الیکشن کے results دیں گے، results آنے
میں پانچ دن لگ گئے۔ اس کے بعد جو ہوا وہ ساری قوم کو پتا ہے، اس کا ذکر نہیں کرتے کہ ہم کس
طرح سے candidates کے کاغذات چھینے گئے، کتنا obstruct کیا گیا۔ اس کے بعد جب دیکھا
یہ تو پاکستان تحریک انصاف two third majority لے گئی ہے تو form 45 and
47 آیا۔ نتائج 47 کے تبدیل کیے گئے یہ بھی آپ نے کر دیا اس کے بعد کسی بھی candidate
کے پاس کیا remedy رہ جاتی ہے؟ آپ خود الیکشن لڑ چکے ہیں، ماشاء اللہ کتنے ہی elections
آپ نے جیتے بھی ہیں۔ اگر کوئی dispute ہوتا ہے تو اس کے لیے Constitution میں ایک
mechanism available ہے اور وہ mechanism ہے کہ آپ Election
Tribunal جاتے ہیں اور وہاں پر اپنی درخواستیں جمع کراتے ہیں۔ جب وہ ہوا تو پھر یہ ایک جس کو
میں legislative seesaw کہتا ہوں، وہ شروع ہوا کہ جس میں 2017 کا Election
Act تھا، جس کا میں بھی ممبر تھا۔ اس میں یہ طے ہوا تھا کہ Election Tribunal
comprised of a penal of retired and serving judges, both.
Then comes 5th August 2023. PDM government اسی law میں
ایک change لے کر آتی ہے کہ Election Tribunal comprised of
serving judges of the High Court only اور ساتھ میں the
Commission shall appoint a sitting judge as election
tribunal in consultation with the Chief justice of the High
Courts concerned. Then comes 2024. جب یہ دیکھا کہ یہ Election
Tribunal جو کہ Lahore High Court نے بنا بھی دیئے تھے، ان کو پسند نہیں آئے کہ یہ
تو انصاف کرنے والے judges ہیں تو اس کا راستہ کیسے روکا جائے۔

ایک دفعہ پھر یہ پارلیمان use ہوتی ہے۔ یہی Upper House اور Lower House استعمال ہوتا ہے to facilitate. دیکھیں آپ کو ایک جھوٹ بولنے کے لیے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ ایک چوری کو چھپانے کے لیے آپ کو سو طریقے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اب 2024 میں آپ پھر اس میں change لے کر آئے۔ Election Tribunal comprised of a penal of retired and serving judges, both اور ساتھ ساتھ اس میں ایک اور addition ہوئی کہ in case of appointment of sitting judge in the Election Tribunal, the Commission shall, in کی جگہ shall ہوگیا، consult with the Chief Justice of the High Court concerned.

اب جناب دیکھیں کہ یہ چیز بنیادی طور پر کیا show کرتی ہے۔ یہ show کرتی ہے کہ ہر وہ طریقہ استعمال کیا جا رہا ہے جس سے کہ جو عوام نے فیصلہ کیا ہے، اس کو کس طریقے سے manipulate کیا جائے اور کس طرح سے وہ candidates جو Form-47 کے ذریعے آئے ہیں، جو اس Bill کی مدعا میں آج کل بڑی press conferences کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو بری طرح ہارے ہوئے تھے اور آج وہ پارلیمان میں بیٹھے ہیں۔

جناب! اس سے کیا ہوتا ہے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ جب عوام ان لوگوں کو elect کرتی ہے جو کہ انہوں نے بھیجا ہوتا ہے اور ان کی جگہ جب دوسرے آ جاتے ہیں تو ان کے لیے نہ تو عوام کی backing ہوتی ہے اور نہ وہ عوام کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ چونکہ compromised ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ سر بھی نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اس لیے کہ ان کے Form-45 پڑے ہوئے ہیں اور ان کو پتا ہے کہ ان کی کیا حیثیت ہے۔ تو نتیجتاً وہ change کر دیا جاتا ہے۔ پھر اب جو Supreme Court نے ایک فیصلے دیا، آج کے بل کی طرف آتے ہیں جو کہ بڑے اُسی چوری کی طرح اس House کی proceedings میں داخل کیا گیا، جس طرح کا یہ Bill ہے۔ یہی reflect کرتا ہے کہ جب آپ ٹھیک کام کرو گے تو آپ چھپ کر نہیں کرو گے، آپ گھومتے گھماتے، نیچے ہوتے ہوئے نہیں آئیں گے، آپ direct آئیں گے لیکن چونکہ آپ کو پتا ہے کہ یہ Bill بدنیتی پر مبنی ہے۔ آپ نے کیا کیا کہ Supreme Court نے ایک فیصلہ دیا جس میں majority Judges نے یہ فیصلہ دیا کہ پاکستان تحریک انصاف ایک political party ہے، تھی اور ان شاء اللہ رہے گی اور

ساتھ میں یہ بھی کہا کہ Election Commission of Pakistan نے اس Supreme Court کے decision کو misinterpret کیا ہے اور پاکستان تحریک انصاف کو نقصان پہنچایا ہے۔

اب اس سے بڑی indictment کیا ہو سکتی ہے کہ جب آپ کے ملک کی سب سے بڑی عدالت ایک فیصلہ دے رہی ہے کہ جس میں reserve seats اور مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ یہاں بڑے بڑے نام بیٹھے ہیں، وہ جا کر بھیک مانگ رہے ہیں اور Election Commission of Pakistan اور Supreme Court میں petitions داخل کر رہے ہیں کہ یہ reserve seats ہمیں دی جائیں۔ یار! کوئی morality ہوتی ہے، کوئی spirit ہوتی ہے، کوئی decency ہوتی ہے، کوئی principles ہوتے ہیں، آپ وہاں بھیک مانگنے چلے گئے۔ پاکستان کے عوام نے جو mandate پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کو دیا تھا، وہ آپ نے چوری کر لیا اور کوئی شرم بھی نہیں ہے۔ آپ کیسے اس چیز کے لیے جا سکتے ہیں جو آپ نے کمائی ہی نہیں ہے۔ آپ کیسے دوسرے کی وراثت میں چلے گئے ہیں۔

یہ جو خیراتی سیٹیں ہیں، یہ خیراتی سیٹیں، میں آپ کو بتاتا ہوں، چیئرمین صاحب! I am about to finish by the way یہ جو Bill آیا ہے

this is basically a direct attack on Supreme Court of Pakistan. This is against the spirit of democracy, this is a blatant, direct and shameful attack on the majority of Judges who have given a different majority

انہوں نے فیصلہ دیا اور آپ minority judges کے فیصلے کو implement کرنے جا رہے ہیں اور ان کے فیصلے پر آپ اپنی یہ legislation base کر رہے ہیں۔

Law Minister صاحب! آپ قانون کے رکھوالے ہیں۔ اس ملک میں آپ نے rule of law کو promote کرنا ہے۔ آپ نے پاکستان کے عوام کی خدمت کرنی ہے۔ آپ ایک ایسے سلسلے میں لگ گئے ہیں جس سے، دیکھیں history بڑی ظالم ہوتی ہے، وہ چیزوں کو بھولتی نہیں ہے اور نہ لوگوں کو بھولتی ہے۔ آج ہم جسٹس منیر کو کس نام سے یاد کرتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ ذہن میں رکھیں گے کہ آپ ایک ایسی legislation اور ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو

کہ اس ملک کی تاریخ میں سب کے لیے شرمندگی کا باعث بنے گی کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب Supreme Court کے گیارہ معزز majority judges ایک طرف تھے اور آپ minority judges کا فیصلہ implement کر رہے ہیں، آپ اس میں ایک amendment کر رہے ہیں۔ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ Basically بات یہی ہے کہ آپ صاف کہہ دیں کہ ہم PTI کے mandate کو نہیں مانتے ہیں اور چاہے قانون ہو یا آئین ہو، ہم کسی چیز کو نہیں مانتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو seats ہمیں دی گئی ہیں، proportional representation کی definition بھی ذرا پڑھ لیں جو ہمارے وکیل دوست یہاں موجود ہیں۔ اس proportional representation کا مطلب کیا ہے اور آیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جس کی ایک seat ہو اس کو تین reserve seats مل جائیں۔ جناب! یہ تو بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم ایسے قانون بنا رہے ہیں۔

Lastly, میرے کچھ دوست 2018 کی بات کرتے ہیں۔ بالکل 2018 کی بات کر لیتے ہیں۔ جناب! میں آپ کو 2018 کے election results کا جس میں کہ RTS بٹھا دیا گیا تھا جس سے پاکستان تحریک انصاف کو ان کے votes اور seats سے محروم کیا گیا کہ ان کو simple majority نہ مل سکے۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: ایک سیکنڈ، آرام سے، let the figures speak. 2018 میں

total number of petitions filled were 299 in the Election Tribunals of which PTI has the highest number of petitions filed in National Assembly were 23 and in Provincial Assembly, they were 53 and a total of 76.

اس کے بعد PML(N) جو کہتی ہے کہ 2018 تک چلیں تو بھی چلتے ہیں۔ آپ نے National Assembly کے حوالے سے جو petitions files کیں وہ صرف 15 تھیں اور پنجاب اسمبلی کے لئے 28 تھیں۔ PPP جو کہ ایک regional party ہے، اس نے 09 National Assembly میں اور 20 Provincial Assembly کی petitions ڈالیں۔ باقی

نے 151 in all the constituencies independent candidates کیں۔

اب 2024 پر آتے ہیں۔ This is almost the end. Total number of petitions filed, Election commission of Pakistan اس کا source ہے۔ پاکستان تحریک انصاف نے جو National Assembly میں file کیں وہ 31 تھیں اور Provincial میں 48 تھیں، پنجاب میں۔ جمعیت علماء اسلام نے National Assembly 04 میں اور 19 صوبائی میں کیں۔ PPPایک National Assembly constituency کی ، 15 constituencies Provincial میں کیں۔ یہ ساری petitions showکرتی ہیں، اگر آپ 2018 پر شور کرتے ہیں تو ہماری petitions زیادہ تھیں۔ آپ کہاں پر سوئے ہوئے تھے؟ آپ کو پتا ہے کہ آپ بری طرح ہار گئے ہیں اور آپ نے 2018 میں بھی ہمارے mandateپر ڈاکا ڈالا اور آپ نے 2024 میں اس سے بھی زیادہ ڈاکا ڈالا۔ جناب! ہم اس bill کی شدید مخالفت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قانون کو گھر کی لونڈی بنا کر استعمال کر رہے ہیں، یہ لوگ Election Act unilaterally میں تبدیلی نہیں کر سکتے۔ اس کا مقصد صرف اور صرف پاکستان تحریک انصاف کو reserved seats سے محروم کرنا ہے۔ 8فروری کو جو ڈاکا ڈالا گیا تھا، اس کا یہ ثبوت ہے، یہ جس amendmentکی garbمیں چھپانا چاہتے ہیں۔ ہم اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس bill کو بالکل pass نہیں ہونا چاہیے۔ یہ میرا last argument ہے کہ بنیادی طور پر 2024 کے electionsمیں کیا ہوا ہے کہ جس پارٹی کو پاکستانی عوام نے mandate دیا ہے، اس کو وہ majorityنہیں دی جارہی جو اس کو پاکستان کے عوام نے دی ہے۔

جناب! پہلے بھی یہ ایک واقعہ ہوا تھا اور یہ واقعہ 1971 میں ہوا تھا۔ بدقسمتی سے اس وقت پاکستان پیپلزپارٹی تھی جس کے پاس آج یہ opportunity ہے کہ to redeem itself from that position, that they took by refusing to give Government to the majority party and as a result the country spate into. آپ کے پاس آج وقت ہے کہ to redeem yourself.

آج آپ اسی جگہ پر کھڑے ہیں، جہاں پر آپ 1971 میں کھڑے ہوئے تھے۔ آپ دوبارہ وہی mistake کر رہے ہیں، آپ دوبارہ اس سازش کا حصہ بن رہے ہیں، آپ نے جو 1971 میں کی تھی۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، میں وزیر صاحب کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: قائد حزب اختلاف فرط جذبات میں کچھ زیادہ کہہ گئے لیکن میں دو، تین چیزوں پر وضاحت ضرور پیش کرنا چاہوں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I have to hear the both sides point of view.

آپ کو بھی وقت ملے گا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اب آپ بات سن لیں۔ جناب! اگر یہ چاہتے ہیں کہ proceedings bulldoze ہوں تو پھر ایسے ہی ہوگا۔ ہم نے آپ کو بڑے ادب سے سنا۔

جناب چیئرمین: آپ بھی ادب سے سنیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ماشاء اللہ، ہمارے لیے آپ سب قابل احترام ہیں لیکن آپ کم از کم ہماری بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ ابھی قائد حزب اختلاف صاحب نے کہا کہ PTI کو دو تہائی اکثریت مل گئی تھی اور پھر elections چرائے گئے اور PTI کو اس اکثریت سے محروم کر دیا گیا۔ یہ سادگی اور معصومیت میں یہ بھی بتا گئے کہ ان کی جو claimed seats ہیں، وہ آزاد seats ہیں جنہوں نے سنی اتحاد کونسل کو حلف نامہ دے کر join کیا کہ ہم بلاجبر و اکراہ سنی اتحاد کونسل کو join کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد 80 تھی، اگر آپ اس میں 31 petitions National Assembly کی شامل کر لیں تو ان کی تعداد 111 بن جائے گی۔ 111 کے ساتھ یا 117 کے ساتھ کونسی دو تہائی اکثریت بنتی ہے؟ Figures کو درست کریں اور record کو درست رکھیں۔

جناب! یہ فرط جذبات میں یہ بھی کہہ گئے کہ 2018 کے elections ان سے چرائے گئے تھے۔ اللہ کرے، آج اس ایوان کی چھت قائم رہے، میرے خیال میں اس سے بڑی دروغ گوئی

نہیں ہو سکتی۔ ہم ہی ڈسکہ میں دھند لے کر آئے تھے۔ چیئرمین PTI عمران خان نے حلقے کھلوانے کے لیے ایک mission کے طور پر کام کیا اور انہوں نے 2018 کے elections سے پہلے یہ بات کہی تھی کہ جو کوئی ہمارے جیتتے ہوئے حلقے پر انگلی اٹھائے گا، ہم اس حلقے کو کھلوا دیں گے۔ Sir, I was the counsel for خواجہ سعد رفیق، اگر میں ایک بات بھی غلط کروں گا تو I would resign from my seat. I filed a petition for seeking recounting of votes in the relevant constituency, جو لاہور Defence کی constituency تھی، مجھے لاہور ہائی کورٹ کا court room بھی یاد ہے۔ ڈاکٹر بابر اعوان صاحب پیش ہوئے اور جج صاحب نے کہا کہ آپ کا جو victory کا margin ہے، وہ 5% سے کم ہے اور جنہوں نے petition میں grounds دیے ہیں، وہ recount کے لیے بالکل valid grounds ہیں۔ آپ اپنے سائل کو represent کرتے ہیں، میں آپ کو وقت دیتا ہوں، آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو حلقہ کھولنے پر اعتراض ہے۔ آپ ذرا خوبصورتی ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے آدھے گھنٹے بعد آ کر کہا کہ بالکل حلقہ نہ کھولا جائے۔ Case merit پر سنا گیا، recounting کا order کیا گیا، ادھر لاہور میں سیشن کورٹ میں recounting شروع ہوئی۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے Supreme Court کھلی، سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب اس بات کے گواہ ہوں گے کہ اس طرح کے cases صبح ساڑھے نو بجے کورٹ میں سنے جاتے ہیں۔ اس appeal کو Chamber میں entertain کیا گیا اور ساڑھے نو بجے stay کر دیا گیا، وہ case دوبارہ لگا ہی نہیں ہے کہ جب تک اسمبلیاں ختم نہیں ہو گئیں۔ ہمیں کونسے سبق پڑھا رہے ہیں۔ خدا کے لیے record کی باتیں کیا کریں۔ اتنی بڑی بات کی "جنگ" اخبار میں Headline لگی تھی، میرے خیال سے میرے دفتر میں وہ اخبار کہیں پڑی ہو گی۔ ایک Headline لگی تھی کہ چیئرمین تحریک انصاف نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک اور U-turn لے لیا ہے اور انہوں نے کہا کہ میرا حلقہ نہ کھولا جائے۔ جناب! یہ سبق وہاں پر پڑھائیں، جہاں پر اپنا دامن صاف ہو۔

جناب! آپ کہتے ہیں کہ legislation bulldoze کر رہے ہیں اور supplementary bill کیوں آیا ہے؟ جناب چیئرمین صاحب آپ اس بات کے victim

ہیں، میں اس لیے یہ واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ دسمبر 2021 میں State Bank کے Law میں تبدیلی کے لیے ایک Supplementary bill یہاں پر پیش کیا گیا، اس وقت سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب قائد ایوان تھے۔ ان seats پر میرے بھائی اور بہنیں بیٹھے ہوئے تھے، ہم وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے مجھے فون کیا کہ میں نے سنا ہے کہ supplementary bill آ رہا ہے اور وہ پاکستان کی economy کے حوالے سے بہت important bill ہے۔ میں دھند میں پھنسا ہوا ہوں، ان سے کہیں کہ یہ آدھے گھنٹے یا پونے گھنٹے کے لیے میرا انتظار کر لیں۔ آپ قائد حزب اختلاف تھے، آپ کی نشست خالی تھی، سینیٹر شیری رحمان صاحبہ اس بات کی گواہ ہیں۔ میں نے یہاں پر جا کر بھی request کی اور وہاں پر بھی آ کر request کی کہ قائد حزب اختلاف اس bill پر بولنے کا حق رکھتے ہیں، آپ صرف 45 minutes کا وقت عنایت فرما دیں، اس کے بعد یہ bill پیش کر دیں۔ جناب! اس bill پر اتنی تیزی تھی کہ آناً فاناً وہ bill لایا گیا، وہ پیش کیا گیا اور انہوں نے ایک vote کے margin سے bill pass کروایا تھا۔ انہوں نے ایک vote کی اکثریت سے bill pass کروایا تھا، اگر جناب یہاں پر vote دیتے تو شاید چیئرمین کا casting vote نہ پڑتا کیونکہ votes tie ہو گئے تھے۔ چیئرمین نے casting vote دیا تھا، اس کے بعد جو consequences آئے، وہ سب کے سامنے ہیں۔

جناب! ہم سب Joint Sitting میں بیٹھے ہوئے تھے، تمام کے تمام یہاں پر بیٹھے ہوئے اصحاب بھی اور یہاں پر بیٹھے ہوئے اصحاب بھی، 51 جو مختلف amendments تھیں اور وہ 51 مختلف bills کی صورت میں تھیں۔ جناب! وہ تقریباً پونے گھنٹے میں pass کروایا گیا، ڈاکٹر بابر اعوان صاحب پارلیمانی امور کے مشیر تھے، ہم پیٹتے رہ گئے اور کسی کی بات نہیں سنی گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم جیسے پڑھے ہیں، ہم ویسے ہی پڑھائیں گے۔ آپ کسی کے دامن پر سیاہی پھینکنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیا کریں کہ آپ کے اپنے دامن پر نشان کتنے ہیں۔ خدارا! تاریخ کو درست رکھیں، حقائق کو درست رکھیں۔ آپ نے اچھا کیا کہ آپ نے خود ہی 2018 اور 2024 کے حقائق دے دیے۔

جناب! ہم نے جہاں جہاں پر cases کیے، ہمارے وہ cases تین، تین اور چار، چار سال نہیں نکلے، عدم اعتماد کامیاب ہو گئی اور ہماری elections petitions وہیں کی وہیں پڑی

رہ گئیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہائی کورٹ کے جو حاضر service judges ہیں، ان کے 80, 80 مقدموں کے dockets ہوتے ہیں، وہ سننے کے بعد وہ elections petitions کی طرف آتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے اچھا کیا اور بتا دیا، اسی وجہ سے تمام جماعتوں نے consensus کے ساتھ کہا کہ ریٹائرڈ جج بھی ہوں، حاضر service جج بھی ہوں اور یہ Election Commission پر چھوڑتے ہیں کہ وہ کن کو لگانا چاہتا ہے۔ 2013 میں retired judeges لگے تھے، 2013 سے 2018 والے بھی تھے۔ اس وقت کمیشن بھی بنایا گیا جو اس وقت کے چیئرمین تحریک انصاف کے کہنے پر بنا، وہ 35 یا 43 حلقوں کی بات کرتے تھے۔ اس کمیشن سے پہلے پارلیمانی meeting میں یہ طے ہوا کہ اگر Chief Justice of Supreme Court کی سربراہی میں قائم کیا گیا کمیشن elections کو clear کرے گا اور کہے گا کہ جو allegations ہیں، وہ درست نہیں ہیں۔ وہ قوم کو یہ بتایا جائے اور جو الزام لگانے والے ہیں، وہ apology کریں گے، آج تک اس apology کا انتظار ہے۔ میں یہ ساری باتیں تاریخ سے کر رہا ہوں اور facts کے ساتھ کر رہا ہوں۔ جناب! 2013 میں retired Session judges کے tribunals تھے اور 80% petitions decide ہوئی تھیں جو unprecedented ہے، اتنی زیادہ کبھی نہیں ہوئیں۔

جناب! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تاریخ کے جھروکوں کو دیکھ کر حقائق بتائیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ کیا amendments ہیں، میں نے آج صبح National Assembly میں ان پر بات کی۔ کہا جارہا ہے کہ جی یہ اس پر ڈاکا ڈال کر، یہ فلاں ہو جانا ہے یا فلاں ہو جانا ہے۔ جناب جو Constitution کی scheme ہے Articles 51 and 106 ابھی مانا وہ minority judgement ہے لیکن اس میں جو reasons ہیں آپ سب نے پڑھی ہیں، ہم نے بھی پڑھی ہیں اور میں Leader of the Opposition کے گوش گزار کروں گا کہ یہ جو ترمیمی Bill ہے یہ minority judgement آنے سے پہلے قومی اسمبلی میں Table ہوا ہے اور اس پر debate ہوئی تھی۔ آج اس پر ووٹ ہوا ہے یہ آج سے آٹھ دن پہلے move کیا گیا تھا تب یہ reasons نہیں آئیں تھیں۔

جناب ! Article 51 میں یہ وضاحت کر دی گئی کہ reserved seats متناسب نمائندگی پر ان پارٹیز کو دی جائیں گی جن جماعتوں نے عام انتخابات میں حصہ لے کر کوئی seat جیتی ہو گی۔ ہاں البتہ اس کی Clause 6 کے proviso میں کہہ دیا گیا کہ جو independents ان جماعتوں کو join کریں گے وہ اس جماعت کا حصہ تصور ہوں گے اور اس کی basis کے اوپر seats allocate کی جائیں گی۔ یہی language صوبائی اسمبلی کے لیے Article 106 کی ہے۔ Article 51 میں تین روز کا time مقرر کر دیا گیا ہے۔ Elections Act, Section 104 میں ایک طریق کار وضع کر دیا ہے یہ وہ Elections Act ہے جس پر یہاں پہلے بھی بات ہو چکی ہے 112 meetings کے بعد تمام سیاسی جماعتیں جن میں ایک رکن والی شیخ رشید کی اور اعجاز الحق کی جماعت بھی تھی انہوں نے بھی اس پر ووٹ دیا، zero dissent کے ساتھ Section 104 اور Rule 92 بنایا گیا۔ Rule 92 کا 6 یہ کہتا ہے جب آپ حلف نامے کے اوپر آزاد امیدوار کے طور پر کوئی سیاسی جماعت join کریں گے تو وہ irrevocable ہو گی وہ subject to recall نہیں ہو گی، وہ واپس نہیں ہو گی کیونکہ Article 63A میں Constitution clause 3 میں لکھ دیا گیا کہ defection clause ان لوگوں پر بھی لگے گی جو آزاد جیتنے کے باوجود political party join کریں گے تو وہ نہ پارٹی تبدیل کر سکیں گے اور نہ وہ پارلیمانی پارٹی کی ہدایات کے against vote دیں گے، کس کے لیے Money Bill, Constitution amendment, vote of confidence, vote of no confidence کے لیے، تو ہمارے framers نے یہ ساری provisions سوچ کر بنائیں، کس کو روکنے کے لیے؟ اس کساد بازاری کو کہ آج ادھر ہے کل ادھر ہے انہوں نے کہا آپ independent candidates join کر سکتے ہیں لیکن آپ تین روز کے اندر کریں گے اور یہ final ہو گا اس کے بعد آپ کی joining recall نہیں ہو گی، یہ نہیں کہ چار ماہ بعد آپ کہیں کہ میں نے اب دوبارہ پچھلی پارٹی میں جانا ہے یا میں نے آزاد Benches پر بیٹھنا ہے۔

اس ساری scheme کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ چیزیں Constitution میں ہیں، کچھ law اور کچھ rules میں ہیں۔ یہ جو amendments دی گئی ہیں یہ clarity کے لیے

ہیں کیونکہ میں بارہا کہتا ہوں کہ قانون سازی صرف اس ایوان کا اختیار ہے، یہ منتخب ایوانوں کا اختیار ہے، ہم یہ اختیار 17 لوگوں کو نہیں دیں گے اور یہ بات انہوں نے اپنے فیصلوں میں لکھی ہے۔ میرے colleagues بیٹھے ہوئے ہیں، راولپنڈی بار ایسوسی ایشن کے case میں interpret کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ اس judgement کا حصہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ 22 کروڑ لوگوں کی نمائندہ پارلیمنٹ جو قانون سازی کرتی ہے اسے 15 یا 16 ججز بیٹھ کر unelected لوگ بیٹھ کر ختم نہیں کر سکتے۔ ہم لوگ بطور members of the Parliament اپنا قانونی اختیار استعمال کرتے ہیں، تشریح کی روح تشریح ہی رہنی چاہیے، آئین کو interpret کرنے میں اور آئین کو rewrite کرنے میں بہت فرق ہے۔ ہم نے یہاں پر Article 63-A کو rewrite ہوتے ہوئے دیکھا کہ ووٹ ڈالا تو جائے گا لیکن گنا نہیں جائے گا، واہ جی بڑی اچھی منطق ہے۔ ابھی تو ان کے اپنے ایوان کے اندر سے آوازیں اٹھی ہیں کہ Articles 51 and 106 کو ختم کیے بغیر، معطل کیے بغیر، تبدیل کیے بغیر یہ جو سنی اتحاد کونسل relief claim کر رہی ہے یہ نہیں دیا جا سکتا۔ پوری Court نے unanimously یہ بھی تو decide کیا ہے کہ یہ seats سنی اتحاد کونسل کو نہیں جا سکتیں اور خود ان کا اپنا مقدمہ تھا کہ seats سنی اتحاد کونسل کو ہی دی جائیں۔

جناب چیئرمین! حقائق کو درست رکھیں، یہ provisions آج floor of the House پر discuss ہوئی ہیں، Constitutional scheme کے عین مطابق ہے، قانون سازی کرنا، قانون میں ترمیم کرنا، کوئی addition, deletion کرنا یہ پارلیمنٹ کا اختیار ہے، یہ کسی اور ادارے کا اختیار نہیں ہے اور میں آپ سب سے یہ استدعا کروں گا کہ اپنا یہ اختیار آپ خود مختاری اور آزادی کے ساتھ exercise کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ Let me say something. آپ دو منٹ بیٹھیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو time دیتا ہوں۔ میں آپ سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ خواہ جتنے بھی galleries میں بیٹھے ہیں انہوں نے آپ کو speeches enjoy کی ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ Leader of the Opposition نے اور Law Minister نے اپنی تقاریر میں جو باتیں بیان کی ہیں، let them judge,

لیکن اگر ایک point of view سامنے آئے گا اور دوسرا point of view نظر نہیں آئے گا تو وہ unfair ہو گا۔ دیکھیں میں اسی پر آ رہا ہوں، I am the custodian of the House and not the custodian of the Government, that is why I have to hear both point of views. اس لیے اگر سینیٹر سید علی ظفر صاحب کو میں time دوں گا تو سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب کو بھی دوں گا کیونکہ ان کا point of view بھی آنا چاہیے۔ آپ کو time دوں گا، آپ Parliamentary Leader ہیں۔ I want to take the sense of the House. Motion move ہو جائے تو پھر آپ سارے بات کریں۔ یہ motion ہو جائے پھر debate کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں آپ پہلے lay تو ہونے دیں۔ سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، آپ کرنا چاہتے ہیں، حامد خان صاحب کرنا چاہتے ہیں اور باقی کرنا چاہتے ہیں مگر پہلے lay تو ہونے دیں۔

Senator Muhammad Tallal Badar may move Order No.6.

Consideration and passage of The Elections (Second Amendment) Bill, 2024

Senator Muhammad Tallal Badar: Thank you Mr. Chairman. I wish to move that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Second Amendment) Bill, 2024], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? It has been moved that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Second Amendment) Bill, 2024], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: You want to say something?

سینیٹر محمد طلال بدر: جی جناب صرف دو تین چیزیں۔ جناب گزارش یہ ہے۔۔۔

Mr. Chairman: We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of

the Bill. Clauses 2 to 4, there is no amendment in Clauses 2 and 4, so I will put these clauses as one question before the House. The question is that Clauses 2 to 4 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 4 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Please move Order No. 7.

Senator Muhammad Tallal Badar: I wish to move that the Bill further to amend the Elections Act, 2017, [The Elections (Second Amendment) Bill, 2024], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Elections Act, 2017 [The Elections (Second Amendment) Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Parliamentary leader of PTI.

جناب چیئرمین: ماحول خراب نہ کریں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: You are on a point of order? Yes, point of order.

Senator Farooq Hamid Naek

Senator Farooq Hamid Naek: Please read Rules 123 and 124, rather the speeches can take place or not after

the passage of the Bill. The bill has been passed. No speeches now. May I read it?

Mr. Chairman: Yes, please.

Senator Farooq Hamid Naek: If the motion that the Bill be taken into consideration is carried. The Bill shall be taken into consideration clause by clause.

(Interruption)

سینیٹر فاروق حامد نائیک: یہ Rule میں نے نہیں بنایا۔ سن تو لیں اس کو پہلے میں قانون بتا رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! Ruling آپ نے دینی ہے.

(مداخلت)

Senator Farooq Hamid Naek: The motion that the Bill be taken into consideration is carried. The bill shall be taken into consideration clause by clause and the provision of these Rules regarding consideration of the amendments of the bill and the subsequent procedure in regard to the passing of the Bill shall apply. Rule (124): if the bill is passed without any amendment, a message shall be sent to the Assembly to this effect.

جناب چیئرمین! آپ نے اب صرف message بھیجنا ہے اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ Because the bill originated in the National Assembly. انہوں نے کوئی amendments نہیں دی ہیں، opposition نے سیاسی speeches کی ہیں کوئی amendments نہیں دیں۔

جناب چیئرمین: میں Ruling بعد میں دوں گا۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! With all due respect نائیک صاحب ہمارے دوست بھی ہیں لیکن جہاں پر Parliament کا تعلق آتا ہے تو ان کی بہت selective قسم کی interventions ہوتی ہیں۔ جب کل ایک resolution پیش ہوئی تھی۔ اس کے بعد سینیٹر شیری رحمان نے تقریر کر دی۔ اس کے بعد اس نے تقریر کر دی جس نے

resolution move کی تھی اور جب دوسروں کی باری آئی تو کہتے ہیں کہ resolution pass ہو چکی ہے اس لیے تقریر نہیں کر سکتے۔ نائیک صاحب آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ You should not be so selective, you are very well respected lawyer and you cannot compromise your image. آپ اس وقت کر لیتے ہیں اب ان تقریروں کا کیا فائدہ ہے؟

جناب چیئرمین: علی ظفر صاحب۔

(مداخلت)

Senator Syed Ali Zafar

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! آج یہ جو bill pass کیا گیا ہے میں نے اس کے پیچھے جو conspiracy ہے for the record اس کو آج expose کرنا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر سید علی ظفر: Law Minister نے آج کہا ہے اور record پر کہا ہے کہ یہ bill اس لیے پیش کیا جا رہا ہے مفتی صاحب kindly تھوڑا سا سن لیں۔ یہ بہت ضروری باتیں ہیں ہم تو سن لیں گے ان کو سننے کی ہمت رکھنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! یہ کہا گیا ہے کہ یہ bill اس لیے pass کیا جا رہا ہے کہ Parliamentary sovereignty بہت اہم ہے اور جو reserved seats جس کو ہم judgement pass کی ہے Supreme Court نے judgement کہتے ہیں وہ Parliament کی جو jurisdiction ہے اس کے اوپر حملہ کیا گیا ہے۔ اس bill کو Senate میں لانے کی یہ وجہ ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ Parliament کی sovereignty ہمارے آئین میں بالکل درج ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Parliament Supreme ہے اور اگر کوئی بھی institution Parliament کی domain میں آنے کی کوشش کرے گا تو یقینی طور پر میں اپنی وکالت کی hat اتار کر اپنی Parliamentarian کی hat پہنوں گا اور میں کہوں گا کہ Parliament کی jurisdiction میں مداخلت نہیں ہو سکتی۔ ماضی میں یہ ہوا ہے اور اگر آپ مثال لینا چاہتے ہیں تو

سب سے بڑی مثال جہاں Parliamentنےjudiciary کی domainمیں مداخلت کی ہے۔ سب سے بڑا case and exampleہے symbol caseجہاں Supreme Courtنے واقعی Article 17کی خلاف ورزی کرتے ہوئےsymbol caseکی judgement PTIکے خلاف دی تھی اور کوشش کی تھی کہ PTI electionsسے دور رہے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ میرے fellow Senators quorumکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن میں اتنا بتادوں کہ یہ ان کو زیب نہیں دیتا۔

(مداخلت)

سینیٹر سید علی ظفر: جناب چیئرمین! جوSovereignty of Parliamentہے وہ ہم سب کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ ہے کیا۔ Law Ministerنے بات تو کی ہے کہ ہم Sovereignty of Parliamentکی حفاظت کر رہے ہیں۔ Parliamentکی sovereigntyہے کیا؟ میں اپنے دوستوں کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گاParliamentکے دو قسم کے rulesہیں، ایک ہے آئین میں ترمیم کرنا اور ایک ہے قانون سازی، عام قانون سازی کرنا۔ جہاں تک قانون کی آئین سازی کی بات ہے، آئین میں ترمیم کرنا، پارلیمنٹ بالکل supreme ہے، پارلیمنٹ آئین میں ترمیم کر سکتی ہے، اس کے لیے 2/3rd majority چاہیے اور وہ ترمیم ہونے کے بعد کوئی عدالت اس کو تبدیل نہیں کر سکتی، کوئی عدالت اسے challengeنہیں کر سکتی کہ آپ نے یہ amendment ٹھیک کی ہے یا نہیں کی ہے۔ سپریم کورٹ نے ایک مرتبہ ضرور کی تھی کہ جب amendments کوchallengeکیا گیا لیکن اس وقت پارلیمنٹ کی کمزوری تھی کہ پارلیمنٹ اپنے اختیارات کی حفاظت نہیں کر سکی اور وہ کھڑی نہیں ہو سکی۔

جناب چیئرمین! دوسرے aspect میں Parliament sovereign نہیں ہے، جہاں عام قانون بنانے کی گنجائش ہے، پارلیمنٹ پر ایک قدغن ہے اور جناب چیئرمین! آپ وہ قدغن بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا قانون ہو جو آئین کے خلاف ہو گا تو پارلیمنٹ وہ نہیں بنا سکتی، پارلیمنٹ کو وہ قانون بنانا ہے جو آئین کے مطابق ہو۔ اگر آئین کے خلاف کوئی

قانون بنایا جائے گا تو وہ غیر آئینی ہو گا اور پھر آئین ہی عدالتوں کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اُس طرح کے قوانین کو ختم کر دیں۔ یہ آئین کا ہی تقاضا ہے، separation of powers کا concept بڑا واضح ہے کہ پارلیمنٹ قانون بناتی ہے اور اگر قانون آئین کے خلاف ہو تو پھر عدالتیں اس قانون کو ختم کر سکتی ہیں۔ یہ parliamentary sovereignty کا اصول ہے، اسے سمجھتے ہوئے یہ کہنا کہ reserved seats کی جو judgment آئی تھی وہ آئین کے خلاف تھی، ان کا کہنا ہے کہ وہ آئین کے خلاف ہے، سوال یہ ہے کہ ان کا کہنا درست ہے یا نہیں؟ آپ دیکھیں کہ جب ایک جج، ایک عدالت فیصلہ کرتی ہے اور وہ پارلیمنٹ کو پسند نہیں آتا تو پارلیمنٹ کے پاس اختیار ہے کہ وہ اس میں قانون سازی کرے۔

جناب والا! سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اگر عدالت ایک ایسا فیصلہ کرتی ہے جو کہ آئین کی تشریح ہو، یعنی آئین کی کوئی شق جس کی عدالت نے تشریح کی ہو تو پھر وہ آئین کا حصہ بن جاتی ہے اور اگر وہ چیز پارلیمنٹ کو پسند نہ آئے تو پارلیمنٹ آئینی ترمیم لا سکتی ہے، یہ اس کی sovereignty ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عام قانون ہو گا اور عام قانون کی تشریح ہے جو پارلیمنٹ کو پسند نہیں آئی تو پارلیمنٹ عام قانون کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ جو Bill آ رہا ہے، کیا یہ آئینی ترمیم یا آئینی تشریح کو درست کرنے کے لیے ہے یا عام قانون کو درست کرنے کے لیے ہے۔ جناب والا! reserved seats کی جو judgment تھی، وہ judgment یقینی طور پر آئینی تشریح تھی۔ وزیر قانون صاحب نے خود کہا کہ یہ Article 51, Article 106 کی تشریح تھی، جب reserved seats کی judgment نے آئین کی تشریح کر دی تو Article 51 کی تشریح آئین کا حصہ بن گئی۔ اب اگر اس میں کسی قسم کی ترمیم لانی ہے، یہ پارلیمنٹ کا حق ہے لیکن اس کا طریقہ کار بھی واضح ہے اور وہ طریقہ کار صرف یہ ہے کہ آپ آئین میں تبدیلی کریں، آپ Article 51, Article 106 میں تبدیلی لائیں۔ اس کے لیے چونکہ حکومت اور اتحادی پارٹیوں کے پاس 2/3rd majority نہیں ہے اس لیے وہ اسے Bill کی صورت میں لا رہے ہیں۔ میں آج دوبارہ record پر کہوں گا اور میرے خیال میں یہ چوتھا قانون ہے، آپ record اٹھا کر دیکھ لیں کہ میں نے record پر کہا ہے کہ اسے ultimately Supreme Court ختم کر دے گی، خدارا! اسے pass نہ کریں، اس طرح پارلیمنٹ کی ایک طرح سے reputation خراب ہوتی ہے۔ میں

آپ کو بتا دوں کہ یہ Bill کالعدم قرار دے دیا جائے گا کیونکہ یہ آئین سے تصادم ہے۔ یہ ایک عام قانون ہے اور یہ بالکل درست نہیں ہے کہ ہم اسے pass کریں لیکن بہر حال اسے pass کر دیا ہے۔

(اس موقع پر سینیٹر عرفان الحق صدیقی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! اب میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اگر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ Bill آئین کے خلاف ہے اور اسے بہت جلد ......Supreme Court

سینیٹر ناصر محمود: جناب چیئرمین! اس وقت quorum پورا نہیں ہے۔

Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui: Count be made.

(Count was made)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب! میں تو چاہتا ہوں کہ لیکن یہ legal requirement ہے، quorum point out ہو گیا ہے۔

The count has been made and there are just 19 members are present, so House is not in quorum. The House stands adjourned to meet again on Friday, the 9th August, 2024 at 10:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 9th August, 2024 at 10:30 am.